مسلمانوں کے لیے مشن

اولمپک کھیلوں میں عربوں تک رسائی، عربوں کے توسط سے

اسپین میں اولمپک کھیلوں اور عالمی نمائش (EXPO) کے موقع پر عرب مسلمانوں تک یسوع مسیح کا پیغام پہنچانے کے لیے ایک خصوصی منصوبہ بنایا جارہا ہے۔ یہ عالمی نمائش 1992ء میں 20 اپریل سے 12 اکتوبر تک سیولے (SEVILLE) کے مقام پر منعقد ہوگی جبکہ اولمپک کھیل بارسیلونا میں 25 جولائی سے 8 اگست تک جاری رہیں گے۔ ان ہر دو تقریبات میں لاکھوں شائقین کی شرکت متوقع ہے۔ جن میں بہت بڑی تعداد مسلمانوں کی بھی ہوگی۔ متعدد عیسائی مشنریاں اس موقع پر باہمی اشتراک سے مسلمانوں سے رابطہ قائم کرنے کے منصوبے تشکیل دے رہی ہیں۔ تبدیلی کے نقطہ آغاز کے عنوان سے اس رسائی کا مقصد یہ ہے کہ عرب دنیا کے طول و عرض سے تعلق رکھنے والے اہلِ ایمان کو اس امر کا گواہ بنایا جائے کہ یسوع مسیح عربی بولنے والے مسلمانوں سے محبت رکھتے ہیں۔

اس منصوبے میں یہ نظریہ پنہاں ہے کہ "عربوں تک عربوں کے توسط سے رسائی" کے ذریعے ثقافت اور زبان کی ان رکاوٹوں پر قابو پایا جائے جن سے عربی نہ بولنے والے مشنریوں کو عموماً واسطہ پڑتا رہتا ہے۔ مزید برآں اس پروگرام کے ذریعے خیال یہ ہے کہ تبلیغ کے میدان میں حاصل ہونے والی حمایت اور تجربہ عرب قوموں میں یسوع کے پیغام کو پھیلانے کے لیے ازحد گراں مایہ ثابت ہوگا۔

(رپورٹ۔ چیلنج ویکلی)

تبلیغی اسلام "زیادہ مؤثر" ہے۔ عیسائی ماہر کا انتباہ

تبلیغی اسلام، تبلیغی عیسائیت کے مقابلے میں زیادہ کارگر اور اس کے اثرات دنیا کے شہروں میں کہیں زیادہ گہرے ہیں۔ اس رائے کا اظہار امریکہ کی ایک تبلیغی تنظیم کے شعبے زویمر (ZWEMER) انسٹیٹوٹ آف مسلم اسٹیڈیز کے ڈائریکٹر مسٹر رابرٹ ڈگلس نے کیا۔ انہوں نے کہا "اسلام ہمیشہ شہروں میں نہ صرف زندہ رہا۔ بلکہ وہ ان میں مزید پھیلتا اور بڑھتا رہا ہے۔ جبکہ عیسائیت مغرب میں شہروں سے پسپائی کی طرف مائل رہی ہے۔ رابرٹ ڈگلس کے خیال میں

عیسائی مبلغین کی شہروں سے سراسیمگی اور فرار کی وجہ ان کا تکلیف دہ، پیچیدہ اور وسیع و عریض پھیلاؤ اور خوف اور بے یقینی سے معمور فضا ہے۔ تاہم شہر ہی وہ مقام ہے جہاں دنیا کی سب سے زیادہ آبادی رہتی ہے اور ان سے لاتعلقی کا مطلب مختصراً یہ ہے کہ ہمیں لوگوں کی پرواہ نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ بیروزگاری، ناگفتہ بہ طبّی سہولتیں، ناکافی رہائش اور گھٹیا معیارِ تعلیم جیسے مسائل شہروں میں مغربی عیسائیت کے اثرات مرتب نہ کرسکنے کا بنیادی سبب ہیں۔ بہت سے عیسائی عموماً یہ کہتے ہیں کہ "یہ تمام باتیں زندگی کے لوازمات میں سے ہیں۔ لیکن ان کا تعلیمات مقدّس سے کیا تعلق ہے؟ یہ تو سماجی مسائل ہیں"

"جبکہ اسلام ان مسائل کو بذاتِ خود اہم گردانتا ہے۔ وہ اپنے مذہبی پیغام کے سماجی اثرات کا فروغ چاہتا ہے اور اس کے لیے سماجی ایجنڈے کی مکمل تیاری کے ساتھ آگے کی جانب پیش قدمی کرتا ہے۔ مسٹر ڈگلس اس ضمن میں مصر کی مثال پیش کرتے ہیں۔ جہاں اخوان المسلمون نے (جو کہ ایک بنیاد پرست تنظیم ہے اور پورے مشرق وسطیٰ اور کئی دیگر مقامات پر سرگرمِ عمل ہے) اسٹور فرنٹ (STORE FRONT) طبّی کلینک کھول رکھے ہیں۔ ان کلینکوں میں سرکاری ہسپتالوں کے مقابلے میں جہاں عوام کا بے پناہ ہجوم رہتا ہے، علاج معالجے کی متبادل سہولتیں مہیا کی جاتی ہیں۔ ہمیں اپنے آپ سے یہ پوچھنا چاہیے کہ شہروں میں جس قسم کے مسائل موجود ہیں۔ ان میں سے کچھ کا سامنا کرنے کے لیے ہم اپنے لوگوں کو وہاں کام کرنے پر کس طرح تیار کرسکتے ہیں۔

(رپورٹ۔ چیلنج ویکلی)

مشرقِ وسطیٰ

اسرائیلی فلسطینی تنازعہ: علاقائی مجموعی سیاسی صورتِ حال پر منفی اثرات

مسٹر غزہ ربیض (GHASSA RUBEIZ) جینوا میں ورلڈ کونسل آف چرچز کے معاون سیکرٹری کے عہدے پر فائز ہیں۔ اکومینکل پریس سروس میں چھپنے والے ان کے ایک طویل مضمون کے اقتباسات یہاں شائع کیے جارہے ہیں۔

مقبوضہ علاقوں کی موجودہ صورتِ حال تکلیف دہ حد تک ناقابلِ تغیّر نظر آتی ہے۔ خبروں میں بھی یکسانیت کا رنگ برقرار ہے۔ لیکن حالات کے اس جمود میں سست رو تبدیلی کی ایک